السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک مولوی صاحب نے ایک وقت میں دو جماعت کے ساتھ امامت کرائی نماز جماعت ثانیہ خلف اس کے روا و صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

روا و صحیح ہے بموجب ان حدیثوں کے کہ جو بخاری و مسلم وغیرہ میں مذکور ہیں فی المشکوٰۃ عن جابر قال کان معاذ بن جبلؓ یصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یاتی قومہ فیصلی بہم متفق علیہ وعنہ قال کان معاذ یصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم العشاء ثم یرجع الی قومہ فیصلی بہم العشاء وھی لہ نافلة رواہ الخباری والبیہقی اقول الاظہر والانسب ارجاء الضمیر الی الاقرب فیفہم منہ صحة اقتداء المفترض بالمتنفل کما ھو المعول عند المتأمل فعلیک بالانصاف فانہ من خیر الاوصاف قال النووی فی ھذا الحدیث جواز صلٰوۃ المفترض خلف المتنفل لان معاذاً کان یصلی الفریضة مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسقط فرضہ ثم یصلی مرة ثانیة بقومہ ھی لہ تطوع ولھم فریضة وقد جاء ھکذا مصرحا بہ فی غیر مسلم وھذا جائز عند الشافعی واٰخرین رحمھم اللہ تعالیٰ استدلالا بھذا الحدیث والتاویلات دعادی لا اصل لھا فلا یترک بھا ظاھر الحدیث قال صاحب التوضیح صلوٰۃ معاذ بقومہ فیہ دلالة علی صحة صلوٰۃ المفترض خلف المتنفل الخ فی المرقاۃ قال القاضی الحدیث یدل علی جواز اقتداء المفترض بالمتنفل فان من ادی فرضا ثم اعاد یقع المعاد نفلا قال ابن المبارک وبہ قال الشافعی الخ فی المشکوٰۃ عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی بالناس صلوٰۃ الظہر فی الخوف ببطن نخل فصلی بطائفة رکعتین ثم سلم ثم جاء طائفة اخری فصلی بہم رکعتین ثم سلم رواہ فی شرح السنتہ فی المرقاۃ لا اشکال فی ظاھر الحدیث علی مقتضی مذھب الشافعی رحمة اللہ علیہ فانہ محمول علی حالة القصة وصلی بالطائفة الثانیة نفلاً الخ قال النووی وکان صلی اللہ علیہ وسلم متنفلا فی الثانیة وھم مفترضون وبہ استدل الشافعی واصحابہ علی جواز صلوٰۃ المفترض خلف المتنفل وحکوہ عن الحسن البصری موجزاً اقول وھکذا افادہ السیّد فی شرح المشکوٰۃ وھو المرام لما فی الصحیحین وغیرہ فی المقام فکانت لہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع رکعات وللقوم رکعتان کما یظھر صریحا من سنن ابی داوٗد وغیرہ وتکمیل المقال لا یلیق بتعلیل تقلیل المجال والتقییق واللہ اعلم بالصواب حررہ سید محمد نذیر حسین عفی عنہ (سید نذیر حسین

فتاویٰ نذیریہ جلد اول ص ۴۷۷

ترجمہ: معاذ بن جبلؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے پھر اپنی قوم میں آتے اور ان کو نماز پڑھاتے۔ حضرت معاذ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھتے پھر اپنی قوم میں واپس آتے اور ان کو آکر عشاء کی نماز پڑھاتے اور یہ نماز ان کی نفل ہوتی اس حدیث سے معلوم ہوا۔ کہ نفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض نماز ہو جاتی ہے۔ امام شافعی رحمة اللہ علیہ کا یہی مذہب ہے اور اس کے برخلاف جو دعادی تاویلات پیش کیے جاتے ہیں ان کا کوئی اصل نہیں ہے۔ حضرت جابر کہتے ہیں: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کے وقت بطن نخلہ میں لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی ایک جماعت کو دو رکعتیں پڑھائیں۔ اور سلام پھیر دیا، پھر دوسری جاعت کو دو رکعتیں پڑھائیں پھر سلام پھیر دیا۔ ملا علی قاریؒ نے کہا ہے کہ امام شافعیؒ کے مذہب پر تو اس میں کوئی اشکال نہیں ہے کیوں کہ نفل کے پیچھے فرض کی نیت صحیح جانتے ہیں اور آنحضرت قصر کی حالت میں تھے پچھلی دو رکعت جو آپ نے دوسری جماعت کو پڑھائیں وہ آپ کی نفل نماز تھی، حسن بصری اور عبد اللہ بن مبارک کا یہی مذہب ہے۔

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد 3 ص 43-45

محدث فتویٰ